کتاب نما

فتنۂ انکارِحدیث کا منظروپس منظر، پروفیسر افتخار احمد بلخی۔ ناشر: المطبوعات، ۷-۲۷ آر ڈیسنٹ ٹاؤن، بلاک ۷، گلستانِ جوہر، کراچی۔ صفحات جلداوّل: ۲۰۸، دوم: ۴۰۲، سوم: ۵۸۶۔ قیمت: جلداوّل: ۱۲۵ روپے، دوم: ۲۱۰ روپے، سوم: ۲۶۵ روپے

فتنۂ انکار حدیث کا منظر و پس منظر میں فکر انکار حدیث کا اجمالی تعارف اور برصغیر میں اس کے محرکِ اوّل سرسید احمد خان کے مجلّے تہذیب الاخلاق اور غلام احمد پرویز کے طلوع اسلام کی فکراور مساعی کا ایک تحقیقی، مربوط اور فاضلانہ مربوط محاکمہ پیش کیا گیا ہے۔ مؤلف کے نزدیک خلافت علی منہاج النبوۃ اس فتنے کا اولین محرک ہے اور علماے سُوء نے اس فتنے کو نشوونما دی اور اس کی آبیاری کی۔ ان علما کی یہ 'کاوشیں' اگرچہ شخصی حکمرانی کو جواز اور استحکام بخشنے کے لیے تھیں لیکن اس طرح کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اللہ کو پس پشت ڈالا جا رہا تھا۔ اس روش اور طرزِفکر نے جب حدود سے تجاوز کیا تو قرآنِ مجید ہی میں تشکیک کی جسارتیں ہونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ قرآن کے مفاہیم اور معانی کو نظرانداز کرکے خالص عقلی توجیہات کی گئیں جن کا نتیجہ انکارِحدیث کی صورت میں ظاہر ہوا۔ برصغیر میں سرسید احمد خان اس فکر کی اولین چنگاری تھے تو غلام احمد پرویز کی فکر کو اس کے عروج کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

منکرینِ حدیث کی اس فہرست میں مذکورہ دو اصحاب کے علاوہ ان کے فکری نمایندوں اور اس فکر سے وابستہ اہلِ قلم کی تحقیق کے نام سے تحریف دین کا محاکمہ پیشِ نظر رہا ہے۔ مؤلف کا انداز رواں اور خطیبانہ ہے لیکن تحقیقی اسلوب بھی نمایاں ہے۔

کتاب کی پہلی جلد انکارِحدیث کے پس منظر پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد میں طلوع اسلام کے ان افکار کا محاکمہ ہے جو سید مودودیؒ اور جماعت اسلامی پر تنقید کرتے ہوئے غلام احمد پرویز

اور دیگر کے قلم سے سامنے آئے۔ تیسری جلد میں مذکورہ پرچے کی عمومی فکر کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے مطالعے سے منکرینِ حدیث کی علمی و تحقیقی خیانت پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آجاتی ہے۔ اس فکر کے نمایندوں کی حدیث اور دیگر عربی عبارتوں میں قطع و برید کے ذریعے اپنے موقف کو حق ثابت کرنے کی تحقیقی مساعی کا پول مؤلف نے اصل مآخذ سے تقابل کر کے کھول دیا ہے۔ ان اصحاب کی تحریروں کے بین السطور جو مفہوم قاری کے ذہن میں پختہ کرنا مقصود تھا، مصنف نے اس سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔

انکارِ حدیث کی نفسیات کو سمجھنے اور موجودہ دور میں ایسی فکر کے تجزیے اور محاکمے کے لیے اس کتاب سے استفادہ بہت مفید ہوگا۔ کتاب کی کمپوزکاری اور پروف خوانی میں سقم رہ گیا ہے۔ بعض حواشی متن کے اندر ہی دے دیے گئے ہیں جس سے عبارت کی روانی میں خلل آگیا ہے۔ اس اہم کتاب کو پوری احتیاط کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے۔ (ارشاد الرحمن)

اسلام کا عائلی نظام، مولانا سید جلال الدین عمری۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی۔ مکتبہ معارفِ اسلامی، کراچی۔ ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۶۸۰۹۲۰۱۔ صفحات: ۱۷۱۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے پاکستان میں مولانا جلال الدین عمری کی کتب کی اشاعت شروع کی ہے۔ اس سلسلے میں یہ ایک تازہ اور اہم کتاب ہے جس میں آج کے اہم ترین مسئلے، یعنی عورت کے حوالے سے تقریباً تمام ہی مباحث پر اختصار سے گفتگو کی گئی ہے اور اسلامی نقطۂ نظر کو اجتہادی شان سے پیش کیا گیا ہے۔

اب تو یہ کہنے والے بھی ہیں کہ خاندان کی ضرورت ہی نہیں ہے، فاضل مصنف نے اس کا مبسوط و مدلل جواب دیا ہے اور اسلامی خاندان کے خدوخال بیان کیے ہیں۔ صحیح جنسی رویے کے باب میں رہبانیت، اباحیت اور نکاح کے رویوں کو زیربحث لایا گیا ہے، اور شوہر اور بیوی کے حقوق و ذمہ داریاں، باہمی اختلافات حل کرنے کی تدابیر، چار نکاح کی اجازت کا عدل سے مشروط ہونا اور عورت کی ظلم سے حفاظت، طلاق کا طریقہ وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔

'دورِ حاضر میں مسلمان عورت کے مسائل' کتاب کا اہم باب ہے۔ 'عورت اور معیشت' کے عنوان کے تحت فاضل مصنف نے آئی پی ایس اسلام آباد میں ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء کے ایک سیمی نار کے اپنے مقالے اور شرکا کے سوالات کے حوالے سے عورت کا ملازمت کے ساتھ نان ونفقہ' نان ونفقہ کی نوعیت' جائز ملازمتیں' ناجائز ملازمت کی مجبوری' عورت کی ملازمت کے لیے نئے قواعد کی ضرورت' چادر اور چاردیواری' مرد کی قوامیت' طلاق کے بعد نفقہ' مطلقہ کا تاحیات نفقہ' عورت کے لیے ہی حجاب کی پابندی کیوں؟' اختلاطِ مردوزن' مساجد میں خواتین کی حاضری' مملکت کی سربراہی' عورت اور منصب قضا اور خواتین کے لیے کوٹا سسٹم جیسے جدید مسائل پر اسلامی موقف واضح کیا ہے۔ 'بعض فقہی احکام کے تحت' مسجد میں عورت کی نماز باجماعت میں شرکت' اسلامی ریاست میں عورت کی قیادت' نکاح میں ولی کی شرط اور اس کا اختیار' غیر مسلم عورت سے نکاح' محرم کے بغیر سفرِ حج' زمانۂ عدت میں ملازمت اور کاروبار میں اولاد کی شرکت جیسے سوالات کے جوابات بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔

خاندان جیسے قدیم ترین سماجی ادارے کو آج جس درجہ خطرات لاحق ہیں اور مسلم معاشروں کو بھی اسی لپیٹ میں لانے کی جو کاوشیں ہو رہی ہیں' ان کے نقصانات کو سمجھنے اور اپنی ذمہ داریاں بحیثیت مسلمان ادا کرنے میں یہ کتاب نہایت مفید اور مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ تحقیقی کتاب جدید اُردو اسلامی کتب میں ایک خوب صورت اضافہ ہے۔ یوں یہ مختصر ہونے کے باوجود ایک بہت وسیع موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ (محمد الیاس انصاری)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب اور وہابی تحریک' نورا کینہ قاضی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۵۱۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

گذشتہ دو اڑھائی برسوں کے دوران میں مسلم دنیا پر گہرے اثرات مرتب کرنے والے ایک اہم فرد شیخ محمد بن عبدالوہابؒ (م: ۲۲ جون ۱۷۹۲ء) ہیں۔ نجد کے ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولنے والی اس شخصیت نے عقیدۂ توحید کی آبیاری کے ساتھ اوہام پرستی' قبر پرستی اور بدعات کی بیخ کنی کے لیے پختہ کار ساتھیوں کی جمعیت تیار کی' جس نے آلِ سعود سے مل کر سرزمین حجاز پر

آخرکار کنٹرول سنبھالا۔

زیرمطالعہ کتاب کی مصنفہ نے ان حالات کو وضاحت سے بیان کیا ہے، جن سے شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نے کار دعوت و اصلاح کا آغاز کیا، اور یہ بتایا ہے کہ کس طرح عزیمت کے مختلف مرحلوں سے گزرتے ہوئے وہ اس تحریک کو سیاست و ریاست کے ایوانوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ (تاہم یہ سوال بحث طلب ہے کہ وجود پذیر ہونے والی حکومت اسلام کی مطلوب حکومت کے معیار پر کس حد تک پوری اترتی ہے)۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب مرحوم پر مختلف اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے مصنفہ نے لکھا ہے: ''اگر ان [شیخ] کے متبعین میں سے کسی نے ناحق کسی کو قتل کیا ہے، اور زیادتی کی ہے، تو اس سے شیخ الاسلام کے دامن پر چھینٹے اڑانا اور ان کی تحریک کی مذمت کرنا ہرگز تقاضاے انصاف نہیں، اور تقریباً ہر تحریک میں ایسے شوریدہ سر لوگ ضرور داخل ہوجاتے ہیں، جن کی حماقتوں سے تحریک کے مفادات کو نقصان پہنچتا ہے'' (ص ۱۱۹)۔ ''شیخ الاسلام نے نہ صرف قبروں پر بنے ہوئے مقبرے اور قبے ڈھا دیے، بلکہ جو درخت شرک کے اڈے بن چکے تھے، انھیں بھی کٹوا دیا'' (ص۱۲۱)۔ آگے چل کر لکھا ہے: ''وہابیت کوئی نیا مذہب نہیں، اہل سنت والجماعت ہی کا دوسرا نام ہے''۔ (ص ۱۲۰)

اس تحریک کو وہابی تحریک یا وہابیت کہنا کوئی اعزاز یا انصاف کی بات نہیں ہے، بلکہ یہ یورپی سامراج کی جانب سے ایک گھناؤنے پروپیگنڈے اور کسی 'نئے اسلام' سے منسوب ایک اصطلاح ہے، جسے انھوں نے افریقہ، وسطی ایشیا، قفقاز، جنوبی ایشیا اور مشرق بعید کے منطقوں میں ہر اس تحریک پر چسپاں کیا، جس نے مسلمانوں میں اصلاح عقائد کے ساتھ ساتھ سامراجی آقاؤں کا راستہ روکنے کے لیے بامعنی کوشش کی۔ آج بھی وہابیت، جہادی، بنیاد پرستی، سیاسی اسلام اور دہشت گرد اسلام کی اصطلاحیں کم و بیش اسی تعصّبانہ مفہوم میں برتی اور تھوپی جارہی ہیں۔ شیخ کی تحریک کو یا معاصر اسلامی تحریکات کو 'وہابی' کہہ کر پکارنا نام بگاڑنے اور ایک پھبتی بنا دینے کے ہم معنی ہے۔ اس لیے اس اصطلاح سے اتفاق ممکن نہیں۔ بہرحال یہ کتاب مذکورہ موضوع پر مفید معلومات کا ذخیرہ پیش کرتی ہے۔(سلیم منصور خالد)

بائبل اور محمد رسولؐ اللہ، حکیم محمد عمران ثاقب۔ مکتبہ قدوسیہ، رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۲۸۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات، زبور اور انجیل میں پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ویدوں کی گرنتھوں میں خصوصاً رگ وید، اتھروید، کانڈوید، بھوشیہ پوران، سنگران پوران وغیرہ میں آج بھی یہ پیش گوئیاں موجود ہیں۔

مصنف نے اناجیل اربعہ کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ اس سے ایک عام غیرمسیحی قاری کو عیسائیت کے بارے میں معلومات ملتی ہیں اور ان میں تناقض بھی سامنے آتا ہے۔ فاضل مصنف نے حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کی شخصیت اور شریعت کا تقابل جدولی انداز میں کیا ہے (ص ۱۰۶ تا ۱۰۷)۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت، ہر باب کے آخر میں خلاصۂ کلام ہے۔ ابواب کے عنوان ہیں: ۱- عہد کا رسول ۲- تورات اور محمد رسولؐ اللہ ۳- زبور اور محمد رسولؐ اللہ ۴- انجیل اور محمد رسولؐ اللہ ۵ -انجیل برناس اور محمد رسولؐ اللہ۔

مکالمۂ ادیان بالخصوص مکالمۂ عیسائیت میں دل چسپی رکھنے والے مسلمانوں کے لیے یہ کتاب معلومات کے ایک خزانے سے کم نہیں۔ (م-ا-ا)

فتاویٰ نکاح وطلاق، تالیف: حافظ عمران ایوب۔ ناشر: نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۵۵۲۔ قیمت: ۳۸۰ روپے۔

جدید تہذیب کے اثرات کے سبب ہر جگہ مسلمان نوجوان مردوں اور خواتین اور خاندانوں کو جو متنوع مسائل درپیش ہیں، زیرنظر کتاب میں ان کے جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں عرب علما خصوصاً شیخ محمد بن صالح المنجد، شیخ عبداللہ بن باز، شیخ ابن عثیمین کی جانب سے تفصیل سے دیے گئے ہیں۔ اسے صنفی امور کے لیے ایک دینی راہنما کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔ حافظ عمران ایوب نے عربی رسائل و جرائد اور انٹرنیٹ سے یہ فتاویٰ جمع کر کے انھیں ترتیب دیا ہے اور ان کی تخریج کا فریضہ انجام دیا ہے۔ تحقیق وتعلیق ناصرالدین البانی کی ہے۔ یہ کتاب علماے کرام اور مفتیان عظام کے ساتھ ساتھ ہر خاص وعام کے لیے مفید ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت خاندانی

نظام کے کیا مسائل ہیں اور وقت کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے تدبر فی القرآن اور تفقہ فی الحدیث کی کتنی ضرورت ہے' اور علماے اُمت کا حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنا کتنا ضروری ہے۔ تاہم یہ شدت کہ شوہر نماز نہ پڑھتا ہو تو نکاح قائم نہ رہے' فی زمانہ قابلِ عمل نہیں۔(فاروق احمد)

میری آخری منزل جنرل محمد اکبر خاں۔ ناشر: الفیصل' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۴۳۸ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: ۷۵۰ روپے۔

جنرل محمد اکبر خاں (۱۸۹۵ء-۱۹۸۴ء) کو اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں متعدد امتیازات حاصل ہوئے۔ وہ برطانوی ہند کی فوج میں پہلے کمیشنڈ افسر بنے۔ انھیں افواجِ پاکستان کے سب سے سینیر افسر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ بھی ان کا ایک امتیاز ہے کہ ۱۹۴۹ء کے آخر میں جب افواجِ پاکستان کے انگریز سالارِ اعلیٰ جنرل گریسی اپنی مدتِ ملازمت کے اختتام پر سبک دوش ہونے والے تھے تو اپنے استحقاق کے باوجود' جنرل اکبر خاں نے فوج کا سب سے بڑا منصب قبول کرنے سے معذرت کر لی۔ (جنرل موصوف اور مابعد جرنیلوں کے ذہن' سوچ' خواہشات اور طرزِعمل میں کس قدر تفاوت ہے۔ تعجب انگیز اور عبرت خیز! پاکستان کن کن المیوں سے دوچار ہوا!)۔

جنرل اکبر کی زیرنظر آپ بیتی فقط پاکستان کے اوّلین جنرل کے شخصی حالات اور اس کی سپاہیانہ زندگی کی تفصیل ہی پیش نہیں کرتی بلکہ اس میں قیامِ پاکستان کے لیے اسلامیانِ ہند کی تاریخی جدوجہد' قائداعظم کی پُرخلوص کاوشوں' کانگریس اور انگریزوں کے غیرمنصفانہ طرزِعمل (زیادہ صحیح الفاظ میں' دونوں کے معاندانہ رویوں' سازشوں اور مسلم دشمنی کے گوناگوں حربوں) کا اندازہ ہوتا ہے۔ پتا چلتا ہے کہ برطانیہ اور بھارت نے پاکستان کی کیا کیا حق تلفیاں کیں۔ جنرل اکبر خاں جو ایک قلم کار بھی ہیں اور حربی فنون و موضوعات پر متعدد کتابوں کے مصنف' آپ بیتی میں ایک صاف گو اور سیدھے ذہن کے فوجی نظر آتے ہیں' تاہم وہ ہندو ذہنیت اور برطانوی ذہن کا بخوبی اِدراک رکھتے تھے۔ طویل فوجی ملازمت میں طرح طرح کی آزمایشوں سے دوچار رہے مگر صبر اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے سازشوں کی زد سے بچ نکلتے رہے۔ تقسیمِ ہند کے موقعے پر نہ

صرف گاندھی اور نہرو بلکہ پٹیل نے بھی انھیں بھارت ہی میں ٹھیرنے کی دعوت دی مگر انھوں نے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا۔ پھر یہاں ہر مخلص اور خیر خواہِ پاکستان پر جو کچھ بیتی، وہ ایک دل خراش داستان ہے۔ جنرل اکبر نے قائداعظم کے پہلے اے ڈی سی کے طور پر انھیں قریب سے دیکھا۔ وہ ان کی تعریف میں ایک عقیدت مند کی طرح رطبُ اللسان ہیں مگر باقی بیش تر سیاست دانوں اور نوابوں کے بارے میں ان کا تجربہ ومشاہدہ افسوس ناک ہے (اسی کے نتائج اہلِ پاکستان بھگت رہے ہیں)۔

ایک واقعہ بہت عبرت انگیز ہے۔ نواب جوناگڑھ کی درخواست پر انھیں اور ان کی قیمتی اشیا اور زروجواہر لانے کے لیے حکومت نے دو ہوائی جہاز کراچی سے جوناگڑھ بھیجے۔ جہازوں کی واپس کراچی آمد پر ان سے نواب کے شکاری اور پالتو کتے اور ملازمین برآمد ہوئے۔ دو کتوں پر کم خواب کی جھولیں پڑی ہوئی تھیں۔ نگران ملازم نے فخریہ کہا: اس کتے اور کتیا کی حال ہی میں شادی ر چائی گئی اسی لیے وہ اپنے شادی کے جوڑے پہنے ہوئے ہیں۔ دوسرے پھیرے میں نواب صاحب اپنی تین بیگمات اور ان کے زیورات اور ساز وسامان کے ساتھ تشریف لائے۔ قیمتی سامان اور زروجواہر جو حکومت کے لیے کچھ نہ کچھ مالی کشادگی کا ذریعہ ثابت ہوتے، وہیں رہ گئے۔ (ص ۱۳۹)

میری آخری منزل ایک دل چسپ اور معلومات افزا آپ بیتی ہے اور جدوجہدِ آزادی، قیامِ پاکستان اور نظمِ حکومت کی ایک عبرت خیز تاریخ بھی۔ جنرل اکبر نے یہ داستان سادہ بیانیے میں لکھی ہے، تاہم علامہ اقبال، غالب، حالی، اکبرالٰہ آبادی، اسد ملتانی اور جوش جیسے نام وَر شعرا کے (اور خود اپنے) اُردو اور فارسی اشعار کا برمحل استعمال ان کے عمدہ ذوقِ شعر کی دلیل ہے۔ یہ وضاحت ضروری ہے کہ راول پنڈی سازش والے جنرل اکبر، ایک دوسرے شخص تھے۔

اس کتاب کا سب سے تکلیف دہ پہلو املا، کمپوزنگ، پروف اور متن اشعار کی بلامبالغہ وہ ہزاروں اغلاط ہیں جن سے کتاب کا ہر صفحہ بری طرح داغ دار ہے____ پروف خوانی، غالباً بالکل نہیں کی گئی۔ کتاب کی تقطیع کم اور کتابت قدرے خفی ہوتی تو بہتر تھا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تعارف کتب

☆۵۲ دروس قرآن، سید طاہر رسول قادری۔ ملنے کا پتا: مکتبہ معارف اسلامی، ۳۵-ڈی، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۲۸۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔[اوسطاً ۳، ۴ صفحات پر مشتمل ۱۰، ۱۲ منٹ میں پڑھے جاسکنے والے متعین موضوعات پر ایک نصاب کے تحت ۵۲ دروس قرآن جن سے قرآن کی تعلیمات کی ایک جامع تصویر سامنے آجاتی ہے۔ مفصل مقدمہ از قاضی حسین احمد۔ تعلیمی اداروں اور تحریکی حلقوں میں استعمال کرنے کے لیے سید طاہر رسول قادری کی محنت و کاوش، معیاری پیش کش۔ پہلے بھی شائع ہوچکی ہے۔ یہ جنوری ۲۰۰۷ء کا اڈیشن ہے۔]

☆الفرقان سورۃ البقرہ، ترتیب و تدوین: شیخ عمر فاروق۔ مقامِ اشاعت: ۱۵-بی، وحدت کالونی، لاہور- فون: ۷۵۸۵۹۶۰-۰۴۲، صفحات: ۸۱۶ (اڈیشن نومبر ۲۰۰۶ء)۔ قیمت: وقف لِلّٰہ۔[قرآن فہمی کی ایک قابلِ قدر کوشش ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں اہم الفاظ کے معانی بیان کرنے کے بعد کسی متداول تفسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ خوب صورت پیش کش، صحت کا اہتمام۔ بطور ہدیہ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کر کے تفصیل معلوم کریں۔]

☆اقبال ریویو، پروفیسر سید سراج الدین نمبر۔ ناشر: اقبال اکیڈیمی، گلشن خلیل، ۱/۷-۵، ۱۰-تالاب ماں صاحبہ، حیدرآباد-۵۰۰۰۲۸، آندھرا پردیش، بھارت۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۵۰ روپے۔[پروفیسر سید سراج الدین عمر (بنیادی طور پر انگریزی کے استاد) اقبال اکیڈیمی حیدرآباد کے صدر، اُردو، فارسی، انگریزی ادب کے ماہر، فرانسیسی، اطالوی اور جرمن زبانوں سے آشنا، ماہر اقبالیات (کلامِ اقبال کے مترجم اور نقاد) نام و نمود سے بے نیاز، انکسار پسند شخصیت، م: ۱۵ جولائی ۲۰۰۶ء---ان کی یاد میں دوستوں، مداحوں اور عقیدت مندوں کے مضامین و تاثرات پر مشتمل خاص نمبر۔]

☆تحقیق نامہ (۲۰۰۵ء-۲۰۰۶ء)۔ مدیر: سہیل احمد خان، شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج، یونی ورسٹی روڈ، لاہور۔ پاکستان۔ ص ۴۰۸۔ قیمت: درج نہیں۔[جی سی یونی ورسٹی کا خصوصی شمارہ، جو معاصر نام ور ادیبوں، شاعروں اور اکابر ادب کے مکاتیب بنام محمد طفیل مدیر نقوش لاہور پر مشتمل ہے۔ جاوید طفیل نے یونی ورسٹی کو ۵ ہزار خطوط کا عطیہ دیا ہے۔ لائبریری میں محفوظ، اس ذخیرے سے یہ منتخب خطوط، شعبۂ اُردو کے استاد محمد سعید نے مختصر حواشی اور ایک مفصل مقدمے کے ساتھ مرتب کیے ہیں۔ ایک دل چسپ ادبی دستاویز۔]